

# زبان کی حفاظت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلف  
بشیر احمد درس

## ہمارا عزم

آسٹریلین اسلامک لائبریری، پرنٹ، ویسٹرن آسٹریلیا  
کا عزم تمام دنیا کے مسلمانوں کی ضروری علم دین تک رسائی یقینی بنانا ہے۔

اس مشن کی تکمیل کی کوشش میں بفضل اللہ تعالیٰ ہم اب تک ۸۵ سے زیادہ زبانوں میں ہزاروں کتابیں اپنی لائبریری میں شامل کر چکے ہیں جو طلبہ، محققین، مدرسین اور دیگر علم کے پیاسوں کے لئے بلا معاوضہ دستیاب ہیں۔ اہم موضوعات پر منفرد کتابوں کے علاوہ ہم نے جید علماء کے آڈیو اور ویڈیو دروس بھی استفادہ کے لئے مہیا کئے ہیں۔ تحقیق وتالیف کے فروغ میں اپنا عاجز سا کردار ادا کرنے کی کوشش ہم اپنے تحقیقی جریدے اور کتابوں کی تالیف کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہم مؤلفین کی کتب پبلش کرا کر نہایت مناسب قیمت پر قارئین کے پیش خدمت کرتے ہیں۔

یہ کتاب "زبان کی حفاظت" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔  
ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کار خیر میں ہماری نصرت وتعاون فرمائیں اور علم کے پیاسوں کو ہماری آن لائن کتب ودروس سے استفادہ کا مشورہ دیں۔

اگر ہماری اور آپ کی اس کاوش سے ہدایت کا کوئی دروازہ کھلتا ہے تو یہ ہماری آخرت کو سنوار سکتا ہے۔  
اللہ رب العزت اس محنت کوشرف قبولیت بخشے اور اس میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین۔



AUSTRALIAN  
ISLAMIC LIBRARY  
From darkness to light!

www.AustralianIslamicLibrary.org



AUSTRALIAN  
ISLAMIC LIBRARY

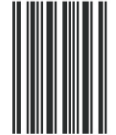
From darkness to light!

www.AustralianIslamicLibrary.org

ISBN 9781329871496



90000 >



9 781329 871496

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# زبان کی حفاظت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مؤلف  
بشیر احمد درس

ناشر

آسٹریلین اسلامک لائبریری، پرتھ، ویسٹرن آسٹریلیا

[www.australianislamiclibrary.org](http://www.australianislamiclibrary.org)

تمام حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

Book Title: Zaban ki Hifazat  
Author: Basheer Ahmed Dars  
Published: 2016  
Copies: 500  
Price: \$5

---

کتاب کا نام:	زبان کی حفاظت
مصنف:	بشیر احمد درس
سن اشاعت:	2016
تعداد:	500
قیمت:	\$5

ناشر

آسٹریلین اسلامک لائبریری، پرتھ، ویسٹرن آسٹریلیا

[www.australianislamiclibrary.org](http://www.australianislamiclibrary.org)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
32	☆ جھوٹی گواہی	4	☆ عرض ناشر
32	☆ جھوٹی قسم	5	☆ تقریظ
33	☆ غیبت	7	☆ مقدمہ
33	☆ بہتان تراشی	12	☆ پیش لفظ
34	☆ چغل خوری	14	☆ زبان کی حفاظت
34	☆ گالی دینا	15	☆ اہمیت اور تاکید
35	☆ لعنت کرنا	18	☆ اسلام کے بنیادی ارکان اور زبان کی حفاظت
35	☆ طعن کرنا	18	☆ کلمہ توحید اور زبان کی حفاظت
35	☆ طلاق دینا	19	☆ نماز اور زبان کی حفاظت
36	☆ فضول کلامی	20	☆ زکوٰۃ اور زبان کی حفاظت
37	☆ دل آزاری	20	☆ روزہ اور زبان کی حفاظت
37	☆ مذاق کرنا	21	☆ حج اور زبان کی حفاظت
38	☆ ماتم	23	☆ دین کا بنیادی حصہ
38	☆ موسیقی	25	☆ خاموش رہنے کی فضیلت اور تاکید
40	☆ زبان کی حفاظت نہ کرنے والوں کیلئے وعید	27	☆ بدزبانی کے اہم اسباب
40	☆ ایمان سے محرومی	27	☆ غصہ
40	☆ عذاب جہنم	28	☆ بری صحبت
41	☆ زبان کی حفاظت نہ کرنے والوں کیلئے خوشخبری	28	☆ لاعلمی یا جہالت
41	☆ گناہوں کی بخشش اور معاملات کی اصلاح	29	☆ شراب پینا
41	☆ عذاب سے نجات	30	☆ الیکٹرونک میڈیا
42	☆ جنت کی بشارت	30	☆ لڑائی
42	☆ جامع ترین نبوی نصیحت	30	☆ زبان کی آفتیں
		31	☆ جھوٹ





AUSTRALIAN  
ISLAMIC LIBRARY

*From darkness to light!*

[www.AustralianIslamicLibrary.org](http://www.AustralianIslamicLibrary.org)

# عرض ناشر

آسٹریلین اسلامک لائبریری پر تھکا عزم تمام دنیا کے مسلمانوں کی ضروری علم دین تک رسائی یقینی بنانا ہے۔ اس مشن کی تکمیل کی کوشش میں بفضل اللہ تعالیٰ ہم اب تک ۸۵ سے زیادہ زبانوں میں ہزاروں کتابیں اپنی لائبریری میں شامل کر چکے ہیں جو طلبہ، محققین، مدرسین اور دیگر علم کے پیاسوں کے لئے بلا معاوضہ دستیاب ہیں۔ اہم موضوعات پر منفرد کتابوں کے علاوہ ہم نے جید علماء کے آڈیو اور ویڈیو دروس بھی استفادہ کے لئے مہیا کئے ہیں۔ تحقیق و تالیف کے فروغ میں اپنا عاجز سا کردار ادا کرنے کی کوشش ہم اپنے تحقیقی جریدے اور کتابوں کی تالیف کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہم مؤلفین کی کتب پیش کرنا نہایت مناسب قیمت پر قارئین کے پیش خدمت کرتے ہیں۔

یہ کتاب "زبان کی حفاظت" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ہماری نصرت و تعاون فرمائیں اور علم کے پیاسوں کو ہماری آن لائن کتب و دروس سے استفادہ کا مشورہ دیں۔

اگر ہماری اور آپ کی اس کاوش سے ہدایت کا کوئی دروازہ کھلتا ہے تو یہ ہماری آخرت کو سنوار سکتا ہے۔ اللہ رب العزت اس محنت کو شرف قبولیت بخشے اور اس میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

[www.australianislamiclibrary.org](http://www.australianislamiclibrary.org)

### تقریظ

الحمد لله و الصلاة و السلام على رسول الله و بعد  
آج اگر بظرف غائر جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ معاشرہ میں پائے جانے والی  
بیشتر منافرتوں اور کدورتوں کا سبب ہماری زبانیں ہیں۔ مثل مشہور ہے:

(كلم اللسان أنكى من كلم السنان)

”زبان کا زخم، تیر کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔“

دروغ گوئی، غیبت، چغلی، گالی، گلوچ، الزام تراشی اور بہتان طرازی جیسے بھیانک  
گناہوں کا منبع و مخرج زبان ہی ہے۔ شریعت نے ان تمام امور کو کبائر میں شمار کیا ہے، جن پر بڑی  
خوفناک وعیدیں مرتب ہوتی ہیں۔ مثلاً چغلی عذاب قبر کا سبب بن سکتی ہے، غیبت اور عیب جوئی  
منافقانہ عمل قرار پاتے ہیں، بلکہ غیبت کا عمل اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔

زبان تمام امورِ دینیہ کا ملاک ہے، مسلسل اعمالِ صالحہ کرتے ہوئے جنت کے دہانے پر پہنچ  
جانے والا انسان زبان کے ایک غلط بول کی وجہ سے ستر سال کی مسافت کے بقدر جہنم میں گرا دیا جاتا  
ہے۔ بقول محدث امت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، زبان کا ایک ہی بول بندے کی دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کر دیتا  
ہے، آج کے معاشرے میں (آفات اللسان) کے موضوع پر لکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ چنانچہ  
محترم مولانا بشیر احمد درس کا سندھی زبان میں تالیف کیا ہوا رسالہ، جسے ہمارے المعهد السلفی  
للتعليم و التدريبہ کے لائق طالب علم ذیشان میمن نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے، ایک بڑی  
گراں قدر کوشش ہے، چونکہ یہ رسالہ اپنے موضوع پر قرآن و حدیث کے دلائل کا مرقع ہے۔

لہذا یہ علم نافع پر مشتمل ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگ اس کا مطالعہ کر کے عمل  
صالح کی طرف متوجہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مؤلف، مترجم، ناشر اور جملہ معاونین و مساعمین کیلئے ان کے میزبان

حسنت کا قیمتی ذخیرہ واٹاٹا بنادے اور اس کا نفع عام فرمادے۔

انہ سمیع قریب مجیب الدعوات وبتو فیکہ تتم الصالحات و صلی اللہ  
علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ و اہل طاعة اجمعین.

کتبہ/ الشیخ عبداللہ ناصر الرحمانی

رئیس و شیخ الحدیث

(المہر المملیٰ لتعلیم و التربیہ

گلستان جوہر، بلاک 2، پلاٹ نمبر ST-20 کراچی۔

## مُتَلَمَّتَا

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى اما بعد:

زبان ایک ایسا پاکیزہ عضو ہے جس کے سبب انسان ساری مخلوق سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اس مقدس عضو کا غلط استعمال انسان کو گھٹیا مخلوق کی صف میں کھڑا کر دیتا ہے۔ زبان کی حفاظت کتنے قدر لازمی ہے اس کا اندازہ قرآن کریم کی بنی اسرائیل کی اس آیت سے لگا سکتے ہیں:

﴿إِنَّمَا يَلْعَنُ عِنْدَكَ الْكَبِيرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ (بنی اسرائیل ۲۳)

”اگر ان (ماں، باپ) میں سے ایک یا دونوں تمہاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف نہ کہو، اور انہیں ڈانٹو نہیں، اور ان کے ساتھ نرمی اور ادب و احترام کے ساتھ بات کرو۔“

گویا کہ ماں باپ کے آگے اُف کا استعمال بھی ممنوع قرار دیا گیا جس سے زبان کا ایک معمولی غلط استعمال ہوتا ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ﴾

”قیامت کے دن اللہ کے یہاں برے سے برا انسان وہ ہے جس کی برائی یا بدکلامی سے بچنے کے لئے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو“، (متفق علیہ)

زبان کی حفاظت بہت ساری بیماریوں کا علاج اور نجات کا ذریعہ ہے۔ صحابی رسول عقبہ بن

عمرؓ نبی ﷺ سے سوال کیا نجات کس چیز میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لَيْسَعَكَ بَيْتَكَ وَ أَبْكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ﴾

”اپنی زبان کو کنٹرول کر اور تجھے تمہارا گھر ہی کفایت کرے اور اپنے گناہوں پر رویا کر۔“ (رواہ احمد و الترمذی)

یہ ہی سبب ہے کہ اگلے نبیوں کی نصیحتوں میں بھی زبان کا ذکر موجود ہے جیسا کہ جناب عیسیٰ

ﷺ سے سوال کیا گیا:

﴿ذُلْنَا عَلَىٰ عَمَلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ﴾

”ہماری ایسے عمل کی طرف دلالت کیجئے جو اس کے سبب ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔“

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿لَا تَنْطَقُوا أَبَدًا قَالُوا لَا نَسْتَطِيعُ قَالَ فَلَا تَنْطَقُوا إِلَّا بِخَيْرٍ﴾

”ہمیشہ بات نہ کرو۔ انہوں نے کہا اس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا

اچھی بات کے علاوہ کوئی بھی بات زبان پر نہ لے آؤ۔“ (اوردہ السیوطی فی حسن

الصمت ج ۲ ص ۳۵، کتاب الصمت و ادب اللسان لابن ابی الدنيا ص ۲۱۵)۔

اسی طرح جناب سلیمان بن داؤدؒ سے مروی ہے:

﴿إِنْ كَانَ الْكَلَامُ مِنْ فَضْةٍ فَالْصَّمْتُ مِنْ ذَهَبٍ﴾ (کتاب الصمت ۲۱۶، حسن الصمت ۳۸)

اس قول کی وضاحت محدث عبداللہ بن مبارک نے ان لفظوں میں بھی کی ہے۔

﴿لَوْ كَانَ الْكَلَامُ بِطَاعَةِ اللَّهِ مِنْ فَضْةٍ فَإِنَّ الصَّمْتَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ مِنْ ذَهَبٍ﴾

”اللہ کی اطاعت کے متعلق کلام کرنا اگر چاندی کی مثل ہے تو اللہ کی نافرمانی سے خاموش

رہناسون کی مثل ہے۔ (کتاب الصمت ۶۲۱)

جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا قول ہے:

﴿إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْكَلَامِ مَخَافَةُ الْمُبَاهَاةِ﴾

”ایک دوسرے پر فخر کرنے کا خوف مجھے زیادہ بولنے سے روکتا ہے۔ (اخرجہ احمد

فی کتاب الزہد ۳۰۱ و ابن سعد فی الطبقات ۳۶۸)۔

ہمارے سلف صالحین نے اپنی زبان کو کس طرح غلط استعمال سے بچایا جس کا ایک بہترین

مثال امام بخاری رحمۃ اللہ کی سیرت سے ملتا ہے کہ ان کا مشہور قول ہے:

﴿مَا اغْتَبْتُ أَحَدًا قَطُّ مُنْذُ عَلِمْتُ أَنَّ الْغَيْبَةَ حَرَامٌ﴾ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ۴۸)

”جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ غیبت حرام ہے میں نے کسی کی بھی غیبت نہیں کی ہے۔“

انسان کا بہترین واعظ اس کا اپنا نفس ہے دوسرے کے عیب ڈھونڈنے سے پہلے اپنے اوپر

نظر ڈالنی چاہیے۔

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب الادب المفرد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک بہترین اثر نقل

کرتے ہیں کہ:

﴿إِذَا أَرَدْتُ أَنْ تَذْكُرَ غُيُوبَ صَاحِبِكَ فَادْكُرْ غُيُوبَ نَفْسِكَ﴾

”جب آپ اپنے ساتھی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کریں تو سب سے پہلے اپنے

عیوب یاد کریں۔ (رقم الحدیث ۳۲۸)۔

اوپر ذکر کیے ہوئے چند حوالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ زبان کی حفاظت کرنے والا انسان

معاشرہ کا بہترین فرد بن جاتا ہے۔ فتنوں سے بچاؤ حاصل کرنے اور کامیابی کا اصل راز زبان کی

حفاظت میں چھپا ہوا ہے۔ بہت زیادہ بولنے والا انسان غلطیوں اور گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

لیکن ہمارے معاشرہ میں اس مسئلے کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ نتیجتاً زبان کا غلط استعمال معاشرہ کے لئے ناسور بن چکا ہے۔

جس عضو کی زینت تلاوت کلام پاک اور ذکر الہی ہو اس کو گالی گلوچ اور چغلی وغیرہ میں استعمال کر کے اس کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے۔ جس عضو کو اللہ تعالیٰ نے نعمت عظیمہ قرار دیا اس کا غلط استعمال جہنم تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے جناب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا:

﴿وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَىٰ مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ السِّنِّهِمْ﴾ (رواہ احمد والترمذی و ابن ماجہ)

”زبان کا غلط استعمال لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں پھینکے گا۔“

رات کو منعقد ہونے والی مجلسوں میں جھوٹے قصوں کے ذریعے لوگوں کو ہنسنا ایک بڑا فن تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حدیث شریف میں ایسے انسان کے لئے ویل اور ہلاکت والے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ بدکلامی کے برے انجام سے ناواقف انسان گالی گلوچ کو اپنی عزت کی بقاء کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

زبان سے برائی کے لئے دعوت دینے کو زبان کا زنا کہا گیا ہے۔ بدکلامی کرنے والا انسان دنیا میں ہی اس کی سزا بھگت لیتا ہے۔ زبان کے غلط استعمال اور اس کے نقصان سے آگاہ کرنا ایک بہترین دینی خدمت اور انسانیت کی خیر خواہی ہے۔ ہمارے مدرسہ کے فارغ التحصیل فاضل نوجوان بشیر احمد درس نے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ خدمت بجالانے کی خاطر قلم ہاتھ میں لیا اور تھوڑے ہی وقت میں ایک مناسب مواد کتابی شکل میں پیش کیا۔ میں نے اس کتاب کو سرسری نظر سے دیکھا کتاب عام فہم ہونے کے ساتھ مدلل ہے ہر چیز باحوالہ پیش کر دی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج زبان کی حفاظت کے متعلق تربیت دیتے ہیں۔ بدزبانی کے اہم اسباب بالتفصیل پیش کئے گئے ہیں۔ زبان کی آفات کا ذکر



کرتے ہوئے ان تمام برائیوں کا تعارف اور انجام بیان کیا گیا ہے جس میں زبان ملوث ہے۔ کتاب کے آخر میں زبان کی حفاظت نہ کرنے والوں کے لئے دھمکی کو ذکر کرنے کے ساتھ زبان کی حفاظت کرنے والوں کے لئے بخشش، نجات اور جنت کی خوشخبری بتائی گئی ہے۔ حقیقت میں ایماندار انسان کے لئے ایک بہترین نصیحت موجود ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے والا زبان کو غلط استعمال سے بچائے گا اور معاشرہ میں عزت حاصل کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہاں اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم بشیر احمد صاحب کے قلم میں برکت پیدا فرمائے اور ان سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رکھے (آمین)۔

انہ سمیع قریب الدعوات۔

کتبہ/عبدالرزاق ابراہیمی

مدیر مدرسہ شمس العلوم الحمدیہ

کینٹ روڈ، غریب آباد، بدین۔

### پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے ہمارے اوپر ان گنت احسان اور نعمتیں ہیں جن کی تعداد گنتی کے آخری عدد میں بھی سمجھ نہیں سکتی قوتِ ادراک کے ناقص ہونے کی وجہ سے ان نعمتوں کا احاطہ کرنا انسان کے بس سے باہر ہے۔ جبکہ ان نعمتوں پر غور و فکر کیا جائے تو ان کی اہمیت، افادیت اور خوبصورتی دیکھ کر انسانی عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔

ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان بھی ہے۔ جو گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اس جتنے گوشت کی قیمت بازار میں بالکل معمولی ہے۔ لیکن اگر یہ زبان کٹ جائے تو انسان ساری دنیا کی دولت بھی اگر جمع کر لے لیکن اسے بازار سے ایسی زبان ہرگز نہیں مل سکے گی۔ معلوم ہوا کہ زبان ایک ایسی قیمتی نعمت ہے جس کی کوئی بھی قیمت نہیں ہو سکتی۔ اس نعمت کی قدر و منزلت ان انسانوں سے ہی معلوم ہو سکتی ہے جو اس انمول نعمت سے محروم ہیں۔ انسان ذات کو باقی جانداروں کے مقابلے میں ایک ممتاز حیثیت دی گئی ہے۔ انسان کو اس مرتبہ پر پہنچانے والی عظیم نعمت زبان (قوتِ گویائی) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی تخلیق کے بعد انسان کو جس نعمت سے نوازا اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۖ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ (الرحمن ۳۔۴)

”وہ ذات (جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے قوتِ گویائی دی)۔“

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں (اس آیت میں) البیان سے مراد قوتِ گویائی ہے (تفسیر ابن کثیر ۴/ ۲۸۵)۔

اس نعمت کی اہمیت یا دد لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سوالی انداز میں فرمایا ہے:

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ (سورة البد ۷-۸)

”کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائی ہیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے ہیں“۔

افسوس کے ہم اللہ رب العالمین کی عطا کی ہوئی اس عظیم نعمت کی اہمیت و افادیت کو سمجھ نہ سکے ہیں یہ بات ہر انسان کے مشاہدہ میں ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس نعمت (زبان) کو سب سے زیادہ غلط استعمال کیا جاتا ہے اس دل دکھانے والی صورت حال کو دیکھ کر دل میں حرکت پیدا ہوئی کہ اس عظیم نعمت کی قدر نہ کرنے والوں کو بیدار کیا جائے۔ اس مقصد کی وجہ سے اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ جیسا کہ کتاب کی ترتیب میں اختصار کو مد نظر رکھا گیا ہے اس وجہ سے اہل علم ساتھیوں کو کافی کمی محسوس ہوگی انشاء اللہ طبع ثانی میں اس کا ازالہ کیا جائے گا اور زیادہ مواد بھی شامل کیا جائے گا۔ آخر میں میں اپنے محسنین فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالحفیظ سمون صاحب اور شفیق استاد سماحۃ الشیخ عبدالرزاق ابراہیمی صاحب کا مشکور ہوں۔ جن کی سرپرستی میں رہ کر کافی تبلیغ و تحقیق کا موقعہ میسر ہوا اور اپنے ساتھیوں محمد خان توحیدی اور ذیشان میمن صاحب کا بھی مشکور ہوں۔ جن کی رفاقت علمی میرے قدم قدم پر ہمت افزائی کا باعث ثابت ہوئی۔ فجزی اللہ الجميع خیر الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہر خاص و عام کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ اس چھوٹی سی کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مجھ جیسے ناچیز کو خدمتِ دین کے لئے توفیق عظیم عطا فرمائے۔ آمین یا ذا الجلال و الاکرام۔

العبد: بشیر احمد درس

لیکچرر: مہران یونیورسٹی خیر پور کیمپس

موبائل نمبر: 0333-2700827

E-mail: bashirahmed98@gmail.com

### زبان کی حفاظت

دین اسلام انسان ذات کو ایک ایسا بہترین و تربیتی نظام عطا فرماتا ہے کہ جس کے رہنما اصول زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتے ہیں پھر جب بھی معاشرہ کے لوگوں کی انفرادی یا اجتماعی زندگی اس اسلامی تعلیم کے خلاف ہوگی تو وہ معاشرہ تباہی اور بربادی کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے۔ محسن انسانیت ہونے کی حیثیت سے دین اسلام ہر ممکن طریقے سے معاشرہ کو تباہی اور بربادی سے بچانا چاہتا ہے اس لئے دین اسلام نے معاشرہ کی فلاح و بہبود اور امن کے لئے جتنے بھی بہترین اصول قائم کئے ہیں ان میں سے ایک اصول زبان کی حفاظت کرنا بھی ہے جس پر عمل کرنے سے ہمارا معاشرہ چین، سلامتی اور امن کا گہوارہ بن سکتا ہے ان اصولوں سے انحرافی کی صورت میں پورا معاشرہ نفرتوں، عداوتوں، لڑائی جھگڑوں اور بد امنی کا شکار بن چکا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكْفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ إِنِّي اللَّهُ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ إِعْوَجَجَتْ إِعْوَجَجْنَا.﴾

(ترمذی مع التحفہ ۷/۷۴ ابواب الزہد باب ما جاء فی حفظ اللسان مسند احمد ۳/۹۶ م شرح السنہ للبخاری ۷/۳۳۸)

”جب انسان صبح کرتا ہے تو سارے اعضاء زبان کو عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے تابعدار ہیں تو ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈر ہم تیرے تابعدار ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

زبان کا غلط استعمال نہ صرف دوسرے اعضاء کے بگاڑ کا باعث بنتا ہے بلکہ دل کی خرابی کا بھی ترجمان ہے۔ علامہ طبیبی دوا حدیث کے درمیان تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

﴿اللِّسَانُ ثَرَجَمَانُ الْقَلْبِ وَخَلِيفَتُهُ فِي ظَاهِرِ الْبَدَنِ.﴾ (تحفۃ الاحوذی ۷۵ ج ۷)

یعنی بدن کے ظاہری اعضاء میں زبان دل کی ترجمان اور نائب ہے۔ پھر جب دل خراب ہو جائے تو اس کے بھیا نک نتائج نکلتے ہیں۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

﴿أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ﴾

(اخرجه البخاری فی الصحيح الرقم ۵۲) و مسلم فی الصحيح الرقم ۱۵۹۹ و ابو دائود فی السنن الرقم ۳۳۲۹۔ ۳۳۳۰) و الترمذی (۱۲۰۵) او النسائی (۴۴۵۳) و ابن ماجه (۳۹۸۴)۔

”خبردار ہو جاؤ کہ بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ ٹکڑا دل ہے۔“

ظاہری بات ہے جب زبان کی حفاظت نہ کرنے سے انفرادی زندگی کا نظام اتنا درہم برہم ہو جاتا ہے تو پھر اجتماعی زندگی کے نظام کی درستگی کے متعلق تو کوئی تصور قائم ہی نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیں حفاظتِ زبان والے عظیم اسلامی اصول کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنا چاہیے۔

### زبان کی حفاظت کی اہمیت اور تاکید

قرآن مجید نے ہمیں اس بات سے آگاہ کر دیا کہ انسانی زبان سے نکلنے والے ہر ہر لفظ کو لکھ کر محفوظ کر دیا جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق ۱۸)

”آدمی جب بھی کوئی بات اپنی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک نگہبان تیار ہوتا ہے۔“ اس لئے ہمیں ہر لفظ سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے کیونکہ جس طرح ایک اچھا لفظ انسان کی نجات کا

باعث بن سکتا ہے اسی طرح ایک برا لفظ عذاب الہی کو دعوت دینے والا بھی بن سکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ﴾. (اخرجه البخاری فی الصحيح ۶۴۷۸ و احمد فی المسند ۳۳۴/۲ و البغوی فی شرح السنة ۳۳۶/۷-۳۳۷)۔

”بے شک بندہ کبھی اللہ کی رضا کی کوئی بات کہہ دیتا ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا (لیکن) اللہ اس کی وجہ سے درجے بلند کرتا ہے اور (کبھی) بندہ کوئی بات اللہ کی ناراضگی کی کہہ دیتا ہے وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا (لیکن) اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔“

اسی طرح ایک حدیث میں آپ ﷺ نے عورتوں کا جہنم میں زیادہ جانے کا سبب یہ بتایا ہے کہ:

﴿تَكْثِيرُ اللَّعْنِ وَتَكْفُرُنَ الْعَشِيرَ﴾۔

(اخرجه مسلم ۷۹ و ابو دائود ۴۶۷۹ و ابن ماجہ ۴۰۰۳)

”تم عورتیں زیادہ لعن طعن کرتی ہو اور اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہو“

ان روایات سے معلوم ہوا کہ زبان کا غلط استعمال کس قدر خطرناک ہے جو اس دنیوی زندگی کے ساتھ اخروی زندگی کو بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ امت محمدیہ ﷺ کو زبان کے خطرات سے بچانے کے لئے نبی ﷺ نے نہ صرف زبان کی حفاظت کی تاکید فرمائی مگر آپ ﷺ نے ساتھ ساتھ اس بات کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا ہے:

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَوِيلَ الصَّمْتِ﴾۔

(اخرجه احمد فی المسند ۸۶/۵-۸۸ و البغوی فی شرح السنة ۴۵/۷)

وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ۳۰۰/۱۰۔

”جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ زیادہ خاموش رہا کرتے تھے“

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زندگیوں میں بھی یہی جھلک نظر آتی ہے کہ ان پاکباز ہستیوں کی شیریں زبانوں سے ہر وقت قال اللہ و قال الرسول اللہ کی صدائیں بلند ہوتی رہتی تھیں ان کا بات کرنا علم میں اضافے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے والا تھا ان تمام صفات کے باوجود اپنی زبانوں کی بہت زیادہ حفاظت کیا کرتے تھے کیونکہ وہ زبان کے غلط استعمال سے پیدا ہونے والے خطرناک نتائج کی سنگینی کے بارے میں خود رسول ﷺ سے سن چکے تھے جس کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے خلیفۃ الرسول یہ آپ کیا کر رہے ہیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس زبان نے مجھے ہلاکت والی جگہوں میں آپہنچایا ہے بیشک بنی ﷺ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا يَشْكُو ذَرْبَ اللِّسَانِ﴾۔

”جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے“۔

(مجمع الزوائد ۳۰۵/۱۰ قال الہیثمی رواہ ابو یعلیٰ و رجالہ رجال الصحیح

غیر موسیٰ بن محمد بن حیان و قد وثقہ ابن حبان )

اسی طرح جناب انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:

”انسان اس وقت تک پرہیزگار نہیں بن سکتا جب تک وہ زبان کے شر سے نہیں ڈرتا“۔

(اخر جہ ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ۲۲/۷)

زبان کی حفاظت کا عمل اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اسلام کے بنیادی ارکان زبان کی حفاظت کی تربیت دیتے نظر آتے ہیں۔



### اسلام کے بنیادی ارکان اور زبان کی حفاظت

(۱) کلمہ توحید: جو انسان کلمہ توحید کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اسے مسلم کہا جاتا ہے اور نبی ﷺ نے مسلمان کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی۔

﴿الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ﴾ (اخرجه البخاری فی الصحيح ۵۳/۱)۔ ۳۱۶/۱۱ (۶۴۸۴) و مسلم ۶۵/۱ (۴۰/۶۴)۔

”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

جب کسی انسان کے دل میں صحیح معنی میں اسلام اور ایمان راسخ ہو جائے تو اس کا کردار اور گفتار دونوں مثالی بن جاتے ہیں ایسے ہی مومن انسانوں کی اعلیٰ ترین صفتوں میں سے ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ (المومنون ۳)

”وہ مومن کامیاب ہو گئے جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔“

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے:

﴿لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعَانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِي﴾

”مومن نہ طعنہ دیتا ہے نہ لعنت کرتا ہے نہ بدکلامی کرتا ہے اور نہ ہی بے حیا ہوتا ہے۔“

(اخرجه الترمذی ۱۹۷۷) وقال هذا حديث حسن غريب و احمد في

المسند ۴۰۵/۱ و البخاری فی ادب المفرد ص ۷۸ رقم ۳۱۲ والحاكم في

المستدرک ۱۲/۱ وقال على شرط الشيخين و سكت عنه الذهبي (و البغوی

فی شرح السنة ۶ / ۵۱۴۔

معلوم ہوا صحیح معنی میں اسلام اور ایمان کی حقیقت سے آشنا انسان کبھی بھی اپنی زبان کو غلط استعمال نہیں کرے گا۔

(۲) نماز: نماز تو بالاولیٰ زبان کی حفاظت کرنے کی تربیت دیتی ہے کیونکہ دورانِ نماز بڑا کلام تو دور کی بات اچھا کلام کرنا بھی جائز نہیں اسی طرح پانچ وقت نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد میں آنا پڑتا ہے ہر نمازی اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ مسجد میں کوئی بھی خراب بات نہیں کرنی حتیٰ کہ دنیوی مباح کلام سے بھی احتیاط کرنی ہے یہی سبب ہے کہ قرآن مجید نے نماز کو بیہودہ اور بے حیائی والے کاموں سے روکنے والی چیز قرار دیا ہے اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے باوجود اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا تو اس کی نمازیں اس کی نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتیں۔ جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو بتایا گیا اے اللہ کے رسول فلاں عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو روزے میں بسر کرتی ہے اور کام کاج بھی کرتی ہے صدقہ و خیرات کے کام بھی کرتی ہے لیکن ساتھ ساتھ پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا خَيْرَ فِيهَا هِيَ فِي النَّارِ﴾۔

”اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے یہ جہنمیوں میں سے ہے“۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا فلاں عورت فرض نماز ادا کرتی ہے اور کپڑے وغیرہ صدقہ میں دیتی ہے لیکن اپنی زبان سے کسی کو تکلیف نہیں دیتی آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾۔ ”یہ جنتیوں میں سے ہے“۔

(ادب المفرد ص ۴۱ رقم الحديث ۱۱۹، صحیحہ الالبانی، صحیح الادب

المفرد ص ۵۳ رقم ۸۸، الصحیحہ ۵۴۹)

اس روایت سے معلوم ہوا نماز و دیگر ارکان کی ادائیگی اس وقت تک فائدہ مند نہیں ہے جب تک انسان انکی اصل روح کو سمجھے اور اس سے ملنے والی تربیت پر عمل پیرا نہ ہو۔

(۳) زکوٰۃ: اسلام میں فرضی یا نفلی صدقہ کرنے والے انسان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ صدقہ و خیرات دینے کے بعد احسان نہ جتلائیں اور نہ ہی سائل کو کوئی دکھ دینے والا جملہ کہیں کیونکہ کسی انسان کے عزت نفس کو مجروح کرنے سے بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ناراض ہوتا ہے حدیث مبارک میں آیا ہے۔

قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ تین آدمیوں سے کلام کرنا پسند نہیں فرمائے گا ان میں سے ایک احسان جتلانے والا ہوگا۔ (مسلم ص ۱۰۲/۱ رقم الحدیث ۱۰۶)

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ﴾۔ (البقرہ ۲۶۳)

”میٹھا بولنا اور معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے ایذا رسائی ہو۔“

یہی سبب ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

﴿الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ﴾ (صحیح مسلم ۶۹۹/۲ رقم الحدیث ۱۰۰۹)

”سائل کو اچھا کلام کہنا بھی صدقہ ہے۔“

احسان نہ جتلانا، سائل کو ایذا دینے والا کلام نہ کہنا سائل کو اچھی بات کہنا یہ سب اوامروں و انہی زبان کی حفاظت سکھلاتی ہے۔

(۴) روزہ: پہلی امتوں میں روزہ کا طریقہ یہ تھا کہ طعام اور ہر قسم کے کلام سے پرہیز کی جائے (تفسیر ابن کثیر ۱۳۱/۳)۔

لیکن امت محمدیہ کو دورانِ روزے کے مباح کلام کرنے کی اجازت ہے لیکن گندی بات کرنے کی ہرگز اجازت نہیں حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

﴿وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَصْحَبْ فَإِنْ سَابَّهُ

أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ ﴿﴾ (بخاری ۱۱۸/۴ رقم الحدیث ۱۹۰۴ مسلم ۱۱۵۱)

”جب کسی کا روزہ ہو تو اس دن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے کو آئے تو کہے دے میں روزے سے ہوں۔“

اگر کوئی انسان روزہ کے بعد بھی اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا تو اسے بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ﴾۔

(اخرجه البخاری ۱۱۹/۴-۱۹۰۳) و ابوداؤد (۲۳۶۲) و الترمذی (۷۰۷) و

ابن ماجہ (۱۶۸۹) و البغوی فی شرح السنہ (۴۷۸/۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ (روزے کا نام کر کے) کھانا پینا چھوڑ دے۔

معلوم ہوا روزہ بھی زبان کی حفاظت سکھاتا ہے اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کے باوجود زبان کی حفاظت نہیں کرتا تو روزہ اس کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا۔

(۴) حج: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْتٌ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾۔ (سورۃ البقرہ ۱۹۷)

”حج کے مہینے معلوم ہیں پس جو شخص اپنے اوپر ان مہینوں میں حج کو لازم کرتا ہے تو نہ وہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ گناہ کی بات کرے اور نہ جھگڑے۔“

لفظ رفت کے لغت میں معنی اس طرح کی گئی:

(الرفث الجماع و غیرہ مما يكون بين الرجل و امرأته يعنى التقبيل والمغازلة و نحوها مما يكون فى حالة الجماع و اصله قول الفحش (لسان العرب ۵/۲۶۳)

”رفث سے مراد جماع ہے یا اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے درمیان جو بات چیت بوسہ گلے لگانا وغیرہ اصل میں رفث کا اطلاق بدزبانی پر ہوتا ہے۔“

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ علیہ رفث کی معنی جماع اور قول فحش (بدگوئی) کرتے ہیں (ابن کثیر ۱/۲۵۴) اس طرح فسوق کے معنی کے بارے میں ابن کثیر لکھتے ہیں کہ: ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر، مجاہد، سدی، ابراہیم نخعی، حسن بصری یہ سب مفسرین عظام فسوق کی معنی فحش بات کرنا اور گالیاں دینا کرتے ہیں ان کی دلیل صحیح بخاری اور مسلم کی یہ روایت ہے۔

﴿سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ﴾ (ابن کثیر ۱/۲۵۴)

”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

جدال کے معنی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ لڑائی یا ایسا مذاق جس سے بندہ اپنے بھائی یا ساتھی کو ناراض کرے۔ (ابن کثیر ۱/۲۵۵)

معلوم ہوا دورانِ حج زبان کا غلط استعمال ہرگز جائز نہیں جو حج کے دوران رفث و فسوق جیسی بری عادات سے دور رہا اس شخص کے متعلق نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

﴿مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾ (اخرجه

البخاری فى الصحيح ۳/۳۸۲، ۱۵۲۱ و طرفاء فى ۱۸۱۹۔ ۱۸۲۰ و مسلم

۲/۹۸۳۔ ۱۳۵۰)

”جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے حج ادا کرے پھر (حج کے دوران) نہ کوئی فحش بات کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ حج کر کے اس طرح بے گناہ واپس لوٹے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ:

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَضَىٰ نُسُكَهُ وَسَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان حج کے احکامات اس طرح ادا کرتا ہے کہ دورانِ ادائیگی اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (ابن کثیر ۱/۲۵۶)

معلوم ہوا کہ دین کے بنیادی ارکان زبان کی حفاظت کی تربیت دیتے ہیں لیکن کوئی شخص روزہ نماز کا پابند تو ہے اس کے ساتھ بدزبانی اور بد اخلاقی کے گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ گناہ اس کے نماز و روزہ جیسے اعمال کو بھی ضائع کر دیتے ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو نہ دینار آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسے عملوں سے آئے گا۔ لیکن اس نے (دنیا میں) کسی کو گالی دی ہوگی کسی کو مارا ہوگا کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال غصب کیا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا پھر ان مظلوموں کے درمیان انصاف کے مطابق اس ظالم کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس پر لا دیئے جائیں گے اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(اخرجه مسلم ۲۵۸۱ والترمذی ۱۸ - ۲۴ والبیہقی ۳۶۷/۷)

### دین کا بنیادی حصہ

اوپر یہ بات گزر چکی کہ اسلام کے جو بنیادی ارکان ہیں وہ زبان کی حفاظت کی تربیت دیتے ہیں اس طرح ایک حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے زبان کی حفاظت کو دین کا ایک خاص جز قرار دیا ہے۔

سیدنا معاذ بن جبلؓ سفر فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک دفعہ سفر میں تھا

دورانِ سفر میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے ایک بہت ہی بڑی چیز کے متعلق سوال کیا ہے لیکن جس پر سبحانہ و تعالیٰ آسانی کرے اس کیلئے آسان ہے (وہ عمل یہ ہے) تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک مت کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، حج بیت اللہ کر اگر طاقت رکھتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تیری خیر کے دروازوں کی طرف رہنمائی نہ کروں (جان لے) کہ روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے آدمی کا رات کے درمیانی حصہ میں نماز کو ادا کرنا (یہ سارے خیر کے دروازے ہیں) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

﴿تَنَجَّافِي جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ﴾ (سورة السجدة آیت ۱۶)

یہ آیت یعملون تک پڑھی پھر فرمایا کیا تجھے معاملہ کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی

چوٹی کے متعلق خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا معاملہ کی بنیاد اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اس کی چوٹی کی بلندی جہاد ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر ان سب کا دار و مدار ہے؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیوں نہیں پھر آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اس کو روک رکھو میں نے عرض کی اللہ کے نبی ﷺ کیا ہمیں ہمارے بولنے کی وجہ سے پکڑا جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ تیری ماں تجھے گم پائے لوگوں کو اونڈھے منہ جہنم میں گرانے والا عمل اس کی زبان کا غلط استعمال ہی ہے۔

(اخرجه الترمذی فی الایمان رقم ۲۶۱۶ و ابن ماجہ فی الفتن رقم ۳۹۷۳ و

احمد ۲۳۱/۵ و صححه الالبانی فی صحیح ابن ماجہ ۳۵۹/۲ رقم ۳۲۰۹

و ارواء الغلیل رقم ۴۱۳)

اس روایت سے معلوم ہوا زبان کی حفاظت کرنا دین کا ایک بنیادی جز ہے جس کے علاوہ



دینداری کا حصول محال ہے یہی سبب ہے۔ سیدنا حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

﴿مَا عَقَلَ دِينَهُ مَنْ لَّمْ يَحْفَظْ لِسَانَهُ﴾۔ (اسنادہ حسن اخرجہ ابن ابی الدنيا

فی کتاب الصمت و آداب اللسان ص ۵۳۲ رقم ۵۶۲)

”جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہ کی اس نے اپنے دین کو نہیں سمجھا۔“

### خاموش رہنے کی فضیلت اور تاکید

قارئین کرام جیسے کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ پہلی امتوں میں دورانِ روزہ ہر قسم کی بات چیت سے اجتناب کیا جاتا تھا لیکن امتِ محمدیہ ﷺ کو اس قسم کے روزہ سے منع کی گئی تفصیل کے لئے دیکھیں (جامع العلوم والحکم ۱۷۸-۱۷۹)

البتہ بدزبانی یا فضول بات کی بجائے خاموش رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور خاموشی کی فضیلت بتائی گئی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ كَانَ يَوْمٌ مِنَ يَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

”جو انسان اللہ تعالیٰ اور آخرت والے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے کو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“ (اخرجہ البخاری ۶۰۱۸ و مسلم ۴۷)

اسی طرح ایک حدیث میں نبی ﷺ نے خاموشی کو نجات کا ذریعہ قرار دیتے فرمایا:

﴿مَنْ صَمَتَ نَجَا﴾

”جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔“

(اخرجہ الترمذی ۲۵۰۱ و احمد ۲/۱۵۹-۱۷۷ والقضاعی فی مسنده

۳۳۴ والدارمی ۲/۳۸۷ بطبع پاکستان ۳۳۸/۲ بطبع بیروت وابن المبارک فی الزهد

۳۸۵ و صححہ الالبانی فی صحیح الجامع ۳۱۸/۵ و سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۲/

(۶۲-۶۳) و ذكره الحافظ في الفتح عن الترمذی ۳۰۹/۱۱ وقال رواه ثقات )

اسی طرح ایک روایت میں خاموشی کو حکمت قرار دیا ہے انس ؓ فرماتے ہیں کہ لقمان علیہ السلام کا قول ہے:

﴿إِنَّ مِنَ الْحِكْمِ الصَّمْتُ وَقَلِيلٌ فَأَعْلُهُ﴾

اخرجه ابن الجبان في روضة الادب ۴۱ و سنده صحيح و ذكره ابن حجر

في المطالب العاليه (۳۲۱۹) من قول انس

”پیشک خاموش رہنا حکمت ہے لیکن اس بات پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔“

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

﴿أَجْمَعَتِ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ الْحِكْمَةَ الصَّمْتُ﴾ (جامع العلوم والحکم ۱۷۷)

”علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ خاموشی حکمت کی بنیاد ہے۔“

سلف صالحین کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ہمیں ان کی زندگیوں میں یہ خوبی نمایاں نظر آتی ہے کہ وہ فضول کلام سے نفرت اور خاموشی کو پسند کیا کرتے تھے۔ حسن بن محمد سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ کتنے ہی خوبیوں کا سرچشمہ ہونے کے ساتھ تین خوبیوں میں نمایاں تھے۔

☆ کم بولنا۔ ☆ لوگوں سے بے پرواہی۔ ☆ ان کا بچھونا علم تھا۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱۲ ص ۴۴۸)

اسی طرح صحابہ کرام ؓ اور سلف صالحین رحمہم اللہ سے خاموشی اختیار کرنے کے بارے کتنے ہی اقوال منقول ہیں چند اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ہستی کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اس کرہ ارض پر زبان کے مقابلہ میں کوئی بھی چیز زیادہ عرصہ تک قید میں رکھنے کی مستحق نہیں۔

(قال الهیثمی رواہ الطبرانی باسانید و رجالہا ثقات) جامع العلوم و الحكم

(۱۷۷) مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۶

امام یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُتَكَلِّمَ لَيَنْظُرُ الْفِتْنَةَ وَالْمُنْصِتَ لَيَنْظُرُ الرَّحْمَةَ﴾

”بیشک بولنے والا انسان فتنے دیکھے گا خاموش رہنے والا انسان رحمت دیکھے گا۔“

(جامع بیان العلم و فضله لا بن عبد البر ۱/۵۴۹)

وہب بن الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ﴾

(اسنادہ صحیح أخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت و آداب اللسان ص

۵۳۲ رقم ۵۶۲ و احمد فی کتاب الزهد ص ۲۹۸ من قول عمر بن عبد العزیز)

”جس انسان نے اپنی بات چیت کو اعمال میں شمار کیا اس کا بولنا کم ہو جائے گا۔“

امام ذہبی رحمہ اللہ علیہ نے عیب جوئی کے انجام کے متعلق ایک قصہ نقل کرتے ہوئے امام

یزید رحمہ اللہ کا ایک شعر بیان کیا ہے۔

إِحْفَظْ لِسَانَكَ لَا تَقُولُ إِنَّ الْبَلَاءَ مَوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

”اپنی زبان کی حفاظت کر اور بات چیت نہ کر بیشک مصیبت بولنے سے آتی ہے۔“

(معرفة القراء الکبار (ص ۱۰۴ ج ۱)

### بدزبانی کے اہم اسباب

(۱) غصہ: غصہ میں انسان جہاں لڑائی فساد ظلم و زیادتی اور قتل جیسے مہلک گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے

وہاں سب برائیوں سے پہلے انسان اپنی زبان کو بے لگام بنا کر انسانیت کی حدود کو پامال کرتے ہوئے

ایسے الفاظ اور جملے زبان پر لاتا ہے کہ کتنے ہی انسانوں کی عزتِ نفس کو مجروح کر دیتا ہے بہادر شاہ ظفر نے کتنا ہی اچھا کہا ہے

ظفر آدمی اس کو نہ جانے گا خواہ وہ کیسا ہی ہو صاحبِ فہم و ذکا  
جسے عیش میں یا دِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا۔

اکثر و بیشتر گناہوں کے اس اہم بنیادی سبب کی بیخ کنی کیلئے دین اسلام نے نہ صرف غصہ کو ضبط کرنے کی فضیلت بتائی ہے بلکہ غصہ کو ختم کرنے کے طبعی طریقے بھی بتائے ہیں۔

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہیے۔

(بخاری ۶۱۱۵ مسلم ۲۶۱۰ ترمذی ۲۳۰۰)

۲۔ خاموشی اختیار کی جائے۔ (مسند احمد ۱/۲۳۹ الادب المفرد رقم ۱۲۳۰)

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم ۱۳۷۵)

۳۔ اگر غصہ کھڑے ہونے کی حالت میں آیا ہے تو بیٹھ جائے اگر بیٹھنے کی حالت میں آیا ہے

تولیٹ جائے۔ (سنن ابی دائود ۴۷۸۲ مسند احمد ۴/۱۵۲)

۴۔ وضو کرنا چاہئے۔ (ابو دائود ۴۷۸۴ مسند احمد ۴/۲۲۶ وضعفہ الالبانی انظر

سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم ۵۸۲)

(۲) بری صحبت: جب کوئی انسان ایسے لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہو جن کی محفل میں غیبت، جھوٹ،

بدکلامی کو عیب نہ سمجھا جاتا ہو نتیجتاً وہ آدمی بھی خراب صحبت کے اثر سے محفوظ نہ رہتے ہوئے اپنی زبان کو

غلط استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے اس لئے قرآن و حدیث میں بری صحبت سے کنارہ کشی کا حکم دیا گیا

ہے اور اچھی صحبت اختیار کرنے کی تاکید و فضیلت بتائی گئی ہے۔

(۳) لاعلمی یا جہالت: عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو آدمی علم کی دولت سے محروم ہے وہ بدزبانی کے

مرض میں سب سے زیادہ مبتلا ہے کیونکہ اس کو یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ اس نے جو گفتگو کی اس کا نتیجہ دنیا و آخرت میں اسے خطرناک مصائب کی صورت میں برداشت کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ بندہ اپنی زبان سے کبھی ایسی بات نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہوتی ہے لیکن اسے اس کا علم نہیں ہوتا اور وہ بات اسے جہنم میں پہچانے کا سبب بنتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ دین اسلام نے علم اور نظام تعلیم کی اس قدر اہمیت بیان کی ہے کہ اسلام کی پہلی وحی میں تعلیم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے حدیث، مبارک میں طلب علم کو فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ﴾

”علم کو طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے“۔ (نظم المتنائر من الحديث المتواتر للکثانی ص ۴۳)

(۴) شراب پینا: شراب کو حدیث مبارک میں سب برائیوں کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔

(المستدرک للحاکم وقال صحيح الاسناد)

شراب جہاں اور برائیوں کا سبب بنتی ہے وہاں بدزبانی کا بھی سب سے بڑا سبب ہے نشہ کی حالت میں رشتہ داری اور دوستی کی پہچان ختم ہو جاتی ہے پھر وہ شرابی ان کو گھٹیا لفظ بولنے میں کوئی بھی عار محسوس نہیں کرتا بلکہ یہ بداخلاق انسان کائنات کو بھی معاف نہیں کرتا خالق کائنات کے بارے میں عذاب الہی کو دعوت دینے والے شرکیہ کلمات زبان پر لاتا ہے قرآن مجید میں شراب پینے کو ناپاک اور شیطانی کاموں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (سورة المائدہ: ۹۰)

ترجمہ: ”اے اہل ایمان بے شک شراب اور جوا، اور وہ پتھر جن پر بتوں کے نام سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں، اور فال نکالنے کے تیر ناپاک ہیں اور شیطان کے کام ہیں، پس تم ان سے بچو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔

(۵) الیکٹرونک میڈیا: ٹی وی ریڈیو اور ڈش وغیرہ کے ذریعے صیہونی قوتیں جو اسلامی معاشرہ کی نسوں میں جتنا زہر (Poison) بھر رہی ہیں اس سے ہر باشعور انسان واقف ہے ان اداروں کو غلط استعمال نے جن برائیوں کو جنم دیا ہے اس کے احاطہ کے لئے ایک مستقل مضمون کی ضرورت ہے البتہ زبان کے غلط استعمال کے لئے یہ ادارے ایک آلہ کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے وسیلہ جھوٹی خبریں گانے وغیرہ نشر کئے جاتے ہیں ان نشریات میں دلچسپی لینے والوں کی زبان کے غلط استعمال کی تربیت مزین اور منظم طریقہ سے دی جاتی ہے۔

(۶) لڑائی: عموماً بدزبانی کی وجہ سے ہی لڑائی کی نوبت پیش آتی ہے۔ اسی طرح لڑائی خود بھی زبان کے غلط استعمال کا اہم سبب ہے دونوں آپس میں لازم و ملزوم چیزیں ہیں، لڑائی میں زبان کے غلط استعمال کو نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے (صحیح مسلم رقم الحدیث ۵۸)

اس طرح جھگڑالو انسان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلْدُ الْخَصْمُ﴾

”سخت جھگڑالو انسان اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندہ انسان ہے۔“

(اخرجہ البخاری ۲۴۵۷، ۴۵۲۳، ۷۱۸۸، و مسلم ۲۶۶۸ و الترمذی

۲۹۷۶ و النسائی فی الکبریٰ ۱/۵۹۸۶)

### زبان کی آفتیں

قدرت کی طرف سے کائنات کی ہر چیز میں ان کی فطری ذمہ داری رکھی گئی ہے پھر جب ان چیزوں کو غیر فطری طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو فطرت انتقام لئے بغیر نہیں رہتی پھر اس کے بڑے ہی بھیانک نتائج نکلتے ہیں اس طرح جب انسان اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت زبان کو غلط استعمال کرتا ہے تو اسے دنیا کے اندر رکتنے ہی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے ساتھ ساتھ خطرناک گناہوں کا مرتکب ہونا پڑتا ہے حدیث مبارک میں آیا ہے:

﴿أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ مِنْ لِسَانِهِ﴾

”انسان کی اکثر خطائیں زبان کے سبب ہوتی ہیں۔“

(مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۳ قال الہیثمی رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح)

انسان بدزبانی کی وجہ سے جن گناہوں اور آفات میں مبتلا ہوتا ہے یہاں ہم ان گناہوں کا بیان اور قرآن وحدیث میں ان کی بیان کی گئی مذمت کو مختصر ذکر کرتے ہیں۔

(۱) جھوٹ: ایک ایسا بدترین گناہ ہے جسے حدیث مبارکہ میں نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ جھوٹ کی نجاست خوشگوار فضا کے اندر جو آلودگی پھیلاتی ہے اسے انسان تو محسوس نہیں کرتا لیکن نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

﴿إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِنْ نَفْتٍ مَا جَاءَ بِهِ﴾

”انسان جب جھوٹ بولتا ہے تو اس جھوٹ سے پیدا شدہ بدبو سے فرشتے کئی میل دور بھاگ جاتے ہیں۔“ (اخرجہ الترمذی ۱۹۷۲ قال الترمذی هذا حدیث حسن غریب لانعرفہ إلا من هذا الوجه تفرد بہ عبد الرحیم بن ہارون)۔

جھوٹ کی بدبو سے جہاں ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے وہاں اس ماحول ومعاشرہ میں انسانی زندگی کے لئے تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

ابن عبدالبر یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں:

﴿يُفْسِدُ النَّمَامُ وَالْكَذَّابُ فِي سَاعَةٍ مَالًا يُفْسِدُ السَّاحِرُ فِي سَنَةٍ﴾

”چغلی خور اور جھوٹا ایک ساعت میں جو فساد برپا کرتا ہے جادوگر ایک سال میں بھی اتنا فتنہ برپا نہیں کر سکتا۔“ (قرة عیون الموحدين ص ۳۶۰ ج ۲)

یہ نقصان کار اور خطرناک گناہ زبان کے غلط استعمال سے وجود میں آتا ہے جس کی قرآن و



حدیث میں نہ صرف مذمت بیان کی گئی ہے لیکن ساتھ ساتھ عذاب کی وعید بھی بتائی گئی ہے۔

(۲) جھوٹی گواہی: انصاف اور عدل کے نظام کو تقویت پہنچانے کے لئے دین اسلام نے جھوٹی گواہی کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب ہو کر فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور خبر دیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ تین گناہ ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔

۲۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔

۳۔ آپ ﷺ ٹیک کو چھوڑ کر سیدھے بیٹھ گئے اور تین دفعہ فرمایا خبردار جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے روایت میں یہ الفاظ تین دفعہ مذکور ہیں۔ صحابی فرماتا ہے آپ ﷺ نے اس بات کو دہراتے رہے ہم کہنے لگے کہ آپ خاموش نہ ہونگے۔ (اخرجہ البخاری ۵۹۷۶ و مسلم ۸۷) اس کبیرہ گناہ کا سبب بھی زبان کا غلط استعمال ہے۔

(۳) جھوٹی قسم: انسان کسی انسان کا حق غصب کرنے کے لئے یا دھوکہ دینے کے لئے اس ذات اقدس کی عظمت کا سہارا لیتا ہے جس نے جھوٹ سے منع کی ہے اور جھوٹ کو ملعون عمل قرار دیا ہے احادیث مبارکہ میں کسی معمولی چیز کو بھی غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم پر سخت وعید بیان کی گئی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی شخص اس منبر کے پاس قسم اٹھاتا ہے پھر وہ قسم بھلے (آپ ﷺ نے اپنے مسواک کو اٹھا کر کہا) اس سبز مسواک کو غصب کرنے کیلئے اٹھائے تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لیتا ہے۔

(اخرجہ ابن ماجہ فی الاحکام صحیحہ البانی فی صحیح ابن ماجہ ۳۶/۲ رقم ۸۸۳)

عمومی طور پر تا جرتبقہ سب سے زیادہ جھوٹی قسم کا مرتکب ہوتا ہے حدیث مبارکہ میں آیا ہے

وہ لوگ جن کے ساتھ قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ نظر رحمت فرمائے گا نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے ان میں سے ایک وہ تاجر ہوگا جو اپنے سامان کے فروخت کیلئے جھوٹی قسم اٹھاتا ہے (اخرجہ مسلم ۱۰۶ و ابو دائود ۴۰۸۷ و الترمذی ۱۲۱۱ و النسائی ۲۵۶۲ و ابن ماجہ ۲۲۰۸)

(۴) غیبت: غیبت کے حرام اور کبیرہ گناہ ہونے پر علماء کرام کا اجماع منقول ہے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

﴿وَالْغَيْبَةُ مُحَرَّمَةٌ بِالْإِجْمَاعِ﴾ (تفسیر ابن کثیر ۴/۲۲۵)

”غیبت کے حرام ہونے پر اجماع ہے۔“

امام محمد بن اسماعیل الصغانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

﴿فَنَقَلَ الْقُرْطُبِيُّ الْإِجْمَاعَ عَلَى أَنَّهَا مِنَ الْكِبَائِرِ﴾ (سبل السلام ۴/۲۹۲)

”امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔“

سورۃ الحجرات میں غیبت کو فوت شدہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے اس طرح حدیث میں عیب تلاش کرنے اور عیب بیان کرنے کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے تفصیل کے لئے کتب احادیث کی طرف مراجعت فرمائیں۔

(۵) بہتان تراشی: کسی انسان پر ایسا الزام لگایا جائے جو اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان لگانا کہا جاتا ہے حدیث مبارکہ میں اس عمل پر سخت وعید بتائی گئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جس کسی نے مسلمان پر ایسا بہتان لگایا جو اس میں موجود نہیں اس کی عیب جوئی مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی پل پر تب تک روکے رکھیں گے جب تک وہ اپنی کبی ہوئی بات کی سزا نہ پالے۔

(اخرجہ ابو دائود ۴۸۸۳ حسنہ الالبانی فی صحیح ابی دائود ۳/۹۲۴، ۴۰۸۸۶)

اگر اس بہتان تراشی کا تعلق زنا سے ہے تو اسلامی قانون کے مطابق بہتان لگانے والے کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ (سورۃ النور ۴) اس طرح پاک دامن مؤمن عورتوں پر الزام لگانے کو ہلاک کرنے والا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری ۲۷۶۶، ۵۷۶۴، صحیح مسلم ۸۹)

(۶) چغل خوری: محبت قربت اتفاق کو ختم کرنے کے لئے اور نفرتوں کا بیج بونے کیلئے ایک شخص کے عیوب کو دوسرے شخص تک پہنچانے کو چغل خوری کہا جاتا ہے۔

امام منذری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

﴿أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى أَنَّ النَّمِيمَةَ مُحَرَّمَةٌ وَأَنَّهَا أَعْظَمُ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ﴾

”اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ چغل خوری حرام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ

گناہوں میں سے ہے“۔ (سبل السلام ۴ / ۳۰۰)

چغل خوری کی وجہ سے انسان کے لئے جنت کے دروازے بند کیے جاتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ﴾

(اخرجه البخاری ۱۶۵۶ و مسلم ۱۰۵ و ابوداؤد ۴۸۷۱ و الترمذی ۲۰۲۶)

ایک تفصیلی حدیث میں چغل خوری کو عذاب قبر کا سبب قرار دیا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الوضوء باب ما جاء في غسل البول رقم الحديث ۲۱۸)

(۷) گالی دینا: دین اسلام میں ایک انسان کو گالی دینے کا تصور تو دور کی بات مرغ کو بھی گالی دینے

سے روکا گیا ہے۔ (ابوداؤد ۵۱۰۱ قال النووی اسنادہ صحیح أنظر رياض الصالحين ۱۷۳۰)

اسی طرح زندہ انسان کو گالی دینے کا تصور تو دور کی بات ہے لیکن مردہ انسان کو بھی غلط جملہ

کہنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ (صحیح البخاری باب ما ينهى من سب الاموات ۱۳۹۳ و شرح السنه ۳ / ۲۶۳)

زبان سے غلط الفاظ نکال کر کسی انسان کی عزتِ نفس کو مجروح کرنے کو حدیثِ مبارک میں فسق قرار دیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ، كُفْرٌ﴾ (قد مضی تخریجہ)

”مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

گالی گلوچ میں نہ صرف انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن دنیا کے اندر لڑائی وغیرہ کی شکل میں بھی اسے سزا بھگتنی پڑتی ہے۔

(۸) لعنت کرنا: حدیثِ مبارکہ میں لعنت کرنے کو ایمان کے منافی قرار دیا گیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَانًا﴾

”مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔“

(ترمذی مع تحفة الاحوذی ۱۳۷ ج ۶ و حسنه الترمذی)

ایک روایت میں مسلمان پر لعنت کرنے کو قتل کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

﴿وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَبُهِتَ فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾ (اخرجه البخاری ۶۰۴۷)

”جس نے مومن پر لعنت کی تو (اس کا گناہ) اس کے قتل کے برابر ہے۔“

(۹) طعن کرنا: کسی انسان پر طعن یا لعنت کرنا مومن کے شان کے منافی عمل ہے حدیثِ مبارکہ میں

آتا ہے کہ مومن نہ لعنت کرتا ہے نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ فحش کلام کرتا ہے نہ بے حیا ہوتا ہے، عمومی

طور پر ذات (Caste) اور خاندان پر طعن کیا جاتا ہے اس عمل کو احادیث میں جاہلوں کا عمل قرار دیا

گیا ہے۔ (صحیح مسلم ۶۴۴/۲ رقم الحدیث ۹۳۲/۲۹ ترمذی ۱۰۰۱ مسند احمد ۴۵۵/۲)

(۱۰) طلاق دینا: طلاق کو گناہوں میں تو شمار نہیں کیا جاتا لیکن چند لفظوں کا یہ مجموعہ کسی مصیبت و آفت

سے کم نہیں بظاہر جذبات میں آکر طلاق کے چند الفاظ زبان پر لانا بڑے آسان ہیں لیکن اس کے مہلک

اثرات نسلوں اور خاندانوں کو تباہ کر دیتے ہیں کیونکہ طلاق کے ذریعہ اس مرد اور عورت کو اور ان کے خاندان کو مختلف مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر اولاد ہوتی ہے تو صحیح معنی میں تربیت و پرورش سے محروم ہو جاتی ہے طلاق کے خراب اثرات محدود وقت تک نہیں ہوتے لیکن یہ اثرات کتنی ہی نسلوں تک منتقل ہوتے رہتے ہیں یہی سبب ہے کہ شیطان کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل طلاق ہے جس سے میاں بیوی کیساتھ دو خاندانوں میں جدائی ہو جاتی ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۸۱۳)

(۱۱) فضول کلامی: قرآن مجید میں اہل ایمان کی یہ صفت بتائی گئی ہے۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ (المومنون آیت: ۳)

”یقیناً ان مومنوں نے فلاح پائی جو فضول کلام سے اعراض کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں جہنمیوں کے زبان سے جہنم میں داخل ہونے کا سبب یہ بتایا گیا ہے۔

﴿وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ﴾ (المدثر آیت: ۴۵)

”کہ ہم فضول باتیں کرنے والوں کے ساتھ فضول کو اس کیا کرتے تھے۔“

اس طرح حدیث مبارکہ میں مسلمان کی اچھی صفات میں سے ایک صفت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ بے مقصد باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ﴾

”انسان کے اسلام کی بہترین صفت یہ ہے کہ وہ بے مقصد فضول باتوں کو چھوڑ دے۔“

(اخرجه الترمذی ۲۳۱۷ وصحیح الجامع ۵۹۱۱ و ابن ماجہ ۳۹۷۶)

سلف صالحین رحمہم اللہ فضول کاموں میں مشغول ہونے کو برا سمجھتے تھے سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

﴿مَنْ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَغْنِيهِ حَرَمَ الصَّدَقِ﴾ (جامع العلوم و الحكم ۱۵۰)

”جو انسان بے مقصد باتوں میں مشغول ہو وہ سچائی سے محروم کیا گیا۔“

ابو عبیدہ حسن رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

﴿مَنْ عَلَا مَةِ إِعْرَاضِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَجْعَلَ شُغْلَهُ، فِيمَا لَا يَنْبَغِيهِ﴾

”اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے سے اعراض کرنے کی نشانی یہ ہے کہ اسے بے مقصد باتوں سے مشغول کر دیتا ہے۔“ (جامع العلوم والحکم ص ۱۵۰)

(۱۲) دل آزاری: زبان کا غلط استعمال عموماً کسی انسان کی دل آزاری کا سبب بنتا ہے جس سے دائمی نفرتیں جنم لیتی ہیں جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔

جراحات السنان لها التيام ولا يلتام ما جرح اللسان

”تیروں کے لگائے ہوئے زخم تو بھر جاتے ہیں لیکن زبان کے زخم نہیں بھرتے۔“

جو انسان اپنے مسلمان بھائی کو جسمانی و روحانی یا مالی تکلیف دیتا ہے اس شخص کے لئے نبی کریم ﷺ نے بددعا کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾

”جس نے کسی کو نقصان پہنچایا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا اور جس نے کسی کو مشقت میں ڈالا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔“

(اخرجه ابو داؤد ۳۶۳۵ و الترمذی ۱۹۴۰ وحسنه)

(۱۳) مذاق کرنا: دین اسلام میں جائز خوش طبعی سے منع نہیں کیا گیا ہے لیکن غیر شرعی مذاق اور جس سے کسی انسان کی دل آزادی ہو اور حقارت یا عزت نفس کا مجروح کرنا مطلوب ہو تو اس کی سخت ممانعت کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُوا مِنْ قَوْمٍ مِّنْ قَوْمٍ﴾ (الحجرات آیت نمبر ۱۱)

”اے ایمان والو! ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے۔“

اس طرح مجلس میں سامعین کو جھوٹے لطائف سنا کر ہنسنا کسی پر مذاق و مسخری کر کے لوگوں کو خوش کرنا اس عمل کی حدیث میں بڑی مذمت بیان کی گئی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس شخص کیلئے خرابی و ناامدادی ہو اس آدمی کیلئے جو مذاق کے طور پر جھوٹی باتیں بتا کر لوگوں کو ہنساتا ہے اس کے لئے خرابی و ناامدادی ہے۔ (اخرجہ ابو دائود ۴۹۹۰ و الترمذی ۲۳۱۵ قال ابن حجر اسنادہ قوی انظر بلوغ المرام تحت رقم ۱۵۴۴)

(۱۴) ماتم: مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنے، ماتم اور واویلا کرنے والے انسان کو نبی اکرم ﷺ نے اسلام معاشرہ کے افراد سے خارج قرار کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ﴾

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے یا جاہلیت (کفر) والی پکاریں پکارے (یعنی ماتم واویلا کرے)۔“

(اخرجہ البخاری ۱۲۹۴ و مسلم ۱۰۳ والنسائی ۱۸۶۰ وابن ماجہ ۱۵۸۴)

اس طرح ایک روایت میں آپ ﷺ نے ایسے انسان سے برأت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا میں اس انسان سے بری ہوں جو موت کی مصیبت کے وقت بال منڈائے واویلا کرے اور اپنے کپڑے پھاڑے۔ (مسلم ۱۰۵ والنسائی ۱۸۶۳ وابن ماجہ ۱۵۸۶)

(۱۵) موسیقی: یہ فتنہ ہمارے پورے معاشرے کو گھیر چکا ہے میڈیا کے بڑے بڑے ادارے اس شیطانی عمل کو پھیلانے کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل ہیں شریعت میں اس عمل کی بڑی مذمت آئی ہے علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

﴿هذا الشيطانى المضاد للسمع الرحمانى له فى الشرع بضعة عشر

اسما﴾ (اغاثة اللفهان من مصائد الشيطان ۳۵۹ ج ۱)

”گانے کو سننا یہ ایک ایسا شیطانی عمل جو رحمانی عمل کے مخالف ہے اس کے شریعت میں دس سے زائد برے القاب بیان کئے گئے ہیں۔“

موسیقی کے نقصان بیان کرتے ہوئے علامہ ابن القیم رقمطراز ہیں۔

﴿إِنَّهُ يُلْهِى الْقَلْبَ وَيَصْدَهُ عَنْ فَهْمِ الْقُرْآنِ وَتَدْبِرُهُ وَالْعَمَلِ بِمَا فِيهِ فَانِ الْقُرْآنِ وَالْغِنَاءَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْقَلْبِ ابْدًا﴾ (اغاثۃ اللہفان ۳۷۴ ج ۱)

”بے شک گانا دل کو غافل کرتا ہے قرآن کو سمجھنے سے اس کی آیات کے اندر غور و فکر کرنے سے اور اس پر عمل کرنے سے روکتا ہے۔ موسیقی اور قرآن ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔“

امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

﴿الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ لَا يُعْجِبُنِي﴾ (السابق ۳۵۱ ج ۱)

”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے مجھے بالکل پسند نہیں۔“

گانے کی حرمت اور نقصان کی تفصیل کے لئے دیکھئے (اغاثۃ اللہفان ۳۴۴ تا ۳۶۱ ج ۱)

یہاں مختصراً ان گناہوں کا تذکرہ کیا جن میں انسان زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے مبتلا ہو جاتا ہے نتیجتاً کثرت گناہ سے انسان اپنے دل کے ایمانی نور کو ختم کر بیٹھتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

﴿رَأَيْتُ الذُّنُوبَ تُمِيتُ الْقُلُوبَ وَقَدْ يُورِثُ الذَّلَّ إِذَا مَا نَهَا﴾

”میں نے دیکھا گناہ دل کو مردہ بنا دیتے ہیں اور ان گناہوں پر ہمیشگی کرنے سے انسان کو ذلت نصیب ہوتی ہے۔“

زبان کا غلط استعمال نہ صرف گناہوں میں مبتلا کر کے دل کی سیاہی کا سبب بنتا ہے مگر آخر کار جہنم میں پہنچانے کا بھی سبب بنتا ہے۔



جس کو کلام کرنے کی عادت زیادہ ہوتی ہے اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں جس کی غلط بیانیوں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ زیادہ ہوں گے جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اس کے لئے جہنم کا عذاب زیادہ مناسب ہے۔ (جامع العلوم و الحكم ۱۷۷)

جو شخص زبان کی حفاظت کر کے اس کی آفتوں سے محفوظ رہا اس کے متعلق نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس انسان نے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی وہ شخص ضرور جنت میں جائے گا۔  
(اخرجه الترمذی ۲۴۱۱ و قال هذا حدیث صحیح و ابن حبان فی صحیحہ ۲۵۴۶)

### زبان کی حفاظت نہ کرنے والوں کیلئے وعید

زبان کو غلط استعمال کرنے والا انسان دنیا کے اندر ایمان کی دولت سے محروم ہو کر کتنے ہی مصائب اور آفات کا شکار ہو جاتا ہے اس کے ساتھ اپنی آخرت بھی برباد کر دیتا ہے ایسے انسان کے لئے احادیث میں مندرجہ ذیل وعید سنائی گئی ہیں۔

۱۔ ایمان سے محرومی: سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ﴾ (مسند احمد ۳/ ۱۹۸)

”کسی بھی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو اور کسی بندہ کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوگا حتیٰ کہ اس کی زبان درست نہ ہو۔“

(اسنادہ حسن لا باس به فی الشواهد و علی بن مسعدة صدوق له اوهام لا باس فی روايته عن البصيرين)

اس حدیث سے معلوم ہوا زبان کی حفاظت نہ کرنے والا انسان ایمان سے محروم ہوتا ہے۔

۲۔ عذاب جہنم: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا:

﴿مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ : الْأَجوفَانِ : الفمُ وَالْفَرْجُ﴾

”کہ لوگوں کو کثرت کے ساتھ کون سی چیز جہنم میں داخل کرے گی؟ فرمایا وہ دو درمیان والی چیزیں زبان اور شرمگاہ ہیں۔

(حسن بشو اهد اخرجه احمد ۲/۲۹۱، ۳۹۲، ۳۴۴۲ وابن ماجہ ۴۲۴۶)

اسی طرح دوسری روایت میں آیا ہے:

”بیشک انسان ایسا بول بولتا ہے کہ اس کے سبب ستر سال کی مسافت جتنا وہ جہنم میں دور جا گرتا ہے۔“ (صحیح لغیرہ اخرجه احمد و الترمذی ۲۳۱۴)

### زبان کی حفاظت کرنے والوں کے لئے خوشخبری

زبان کی حفاظت کرنے والا انسان دنیا کے اندر زبان کی سب آفات سے محفوظ رہ کر اپنی زندگی کو پرسکون طریقے سے بسر کرتا ہے قرآن و حدیث میں زبان کی حفاظت کرنے والے انسان کو مندرجہ ذیل خوشخبریاں دی گئی ہیں۔

۱۔ گناہوں کی بخشش اور معاملات کی اصلاح: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (سورة الاحزاب ۷۰/۷۱)

”اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور درست بات کہا کرو، وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔“

معلوم ہوا جو آدمی اپنی زبان کی اصلاح کرتا ہے وہ مذکورہ بشارت کا حقدار ہے۔

۲۔ نجات: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اپنی زبان کی حفاظت کر، اپنے گھر میں زیادہ وقت

گزار اور اپنے گناہوں پر روتا رہ یہی چیزیں نجات کا ذریعہ ہیں۔ (اخرجہ الترمذی ۲۴۰۶) قال  
هذا حديث حسن و احمد ۴/ ۸۰۱، ۵۹/ ۲۵۹ وابن المبارك في كتاب الزهد ص ۴۳  
رقم ۱۳۴)

۳۔ جنت کی بشارت: زبان کی حفاظت پر نبی ﷺ نے عظیم الشان بشارت دی ہے۔

﴿وَمَنْ يَضْمَنْ لِي مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ﴾

(اخرجہ البخاری ۲۴۷۴ و الترمذی ۲۴۰۸ و احمد ۵/ ۳۳۳ و البغوی فی  
شرح السنہ ۷/ ۳۳۶)

”جو شخص مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا، زبان، شرمگاہ۔

### جامع ترین نبوی نصیحت

سیدنا سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ:  
مجھے دین اسلام کے ایسے عمل کا بتائیں کہ اس کے بعد مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو آپ  
ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ﴾

”تو کہہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر استقامت اختیار کر۔“

میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ  
کرتے ہوئے فرمایا کہ حفاظت کر۔ (اخرجہ الدارمی ۲۷۱۰ طبع پاکستان ۲/ ۳۸۶ طبع بیروت)  
اگر ہم نبی کریم ﷺ کی اس مبارک نصیحت پر عمل کریں تو زبان کی تمام آفتوں سے محفوظ  
رہ کر نبی ﷺ کی دی ہوئی بشارتوں کے مستحق ہو سکتے ہیں اس نبوی نصیحت پر عمل کرنے سے ہماری یہ  
دنیا اتفاق محبت اور الفت کا گہوارہ بن سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علينا الا البلاغ.

[illegible]

یادداشت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یادداشت

[illegible]